10239-آپ کے سسر کی بیوی آپ کی محرم شمار نہیں ہوگی

سوال

کیا میرے سسر کی بیوی میری محرمات میں شمار ہوگی ؟

پسندیدہ جواب

آپ کے سسر کی
بیوی آپ کی محرمات میں شامل نہیں ہوگی (کیونکہ وہ آپ کی بیوی کی والدہ نہیں) اس
لیے آپ کے لیے اس سے شادی کرنا جائز ہے ، کیونکہ بغیر کسی دلیل اور نص کے تحریم ثابت
نہیں ہوتی ، اور اس کی حرمت کی کوئی نص نہیں ملتی ۔

بلکہ اللہ تعالی نے تو جب عورتوں میں
سے حرام کردہ عورتوں کا بیان کیا تو اس کے بعد اللہ تعالی نے فرمایا :

**{۔۔۔ اور ان کے علاوہ تمہارے لیے
حلال ہیں ۔۔۔}** النساء (24) ۔

یہی نہیں بلکہ اکثر علماء کے نزدیک تو
سسر کی بیوی اور عورت کے مابین جمع کرنا بھی جائز ہے (یعنی بیوی کے والدہ کے علاوہ
اس کے والد کی دوسری بیوی جسے طلاق ہو چکی ہو) ۔

ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں :

مرد کی بیوی اور اس کی دوسری بیوی کی
بیٹی کے مابین جمع اکثر علماء کے نزدیک جائز ہے ، اور بعض سلف نے اسے مکروہ جانا اور
ناپسند کیا ہے ۔

دیکھیں جامع العلوم والحکم ص (411)
۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں

:

جب کوئی شخص کسی عورت اوراس کے والد
کی بیوی سے شادی کرے توابوحنفیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ یہ جائز ہے ہمیں
عبداللہ بن جعفر رحمہ اللہ تعالی سے اسی طرح کی روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے ایسا
کیا تھا ۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں

:

کسی شخص کی بیوی اوراس کی کسی
اور بیوی سے بیٹی کے مابین جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں ۔ دیکھیں کتاب الام (155/7
) ۔

امام ابن حزم رحمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں :

مرد کے لیے جائز ہے کہ وہ عورت اوراس
کے والد کی (دوسری بیوی) بیوی کے مابین ، اوراس کے بیٹے کی بیوی اوراس کی چچا
زاد کے مابین جمع کرلے ، اس لیے کہ اس کی تحریم میں کوئی نص نہیں ۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی
اورامام مالک امام شافعی اورابوسلیمان رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے ۔

دیکھیں المحلی (532/9) ۔

اورابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں :

اوراس میں کوئی حرج نہیں کہ جوکسی
شخص کی بیوی تھی اوراس کی کسی اور بیوی سے بیٹی کوجمع کرلیا جائے ۔

اکثر اہل علم کے ہاں بیوی اوراس کی
ربیبہ کے مابین جمع میں کوئی حرج نہیں (یعنی بیوی کی ربیبہ) عبداللہ بن جعفر

اور صفوان بن امیہ رحمہما اللہ تعالی نے ایسا کیا تھا، اور حسن، عکرمہ، ابن ابن لیلی، کے علاوہ سب فقہاء کرام کا یہی کہنا ہے صرف ان سے کراہت مروی ہے۔

وہ یہ کہتے ہیں کہ ان دونوں میں سے اگر ایک مذکر ہوتا تو اس پر دوسری حرام ہوجاتی، تو اس طرح یہ عورت اور اس کی پھوپھی کے مشابہ ہوئی۔

اور ہماری دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے

:

{اور اس کے علاوہ باقی تمہارے لیے حلال ہیں} النساء (24)۔

اور اس لیے بھی کہ ان کے مابین کوئی بھی قرابت اور رشتہ داری نہیں، تو اس طرح یہ دونوں اجنبیوں کے مشابہ ہوئیں، اور اس لیے بھی کہ جمع اس لیے حرام کیا گیا ہے کہ اس سے دو قریبی تناسب کے مابین قطع رحمی کا خدشہ ہوتا ہے، اور ان دونوں کے مابین تو کوئی قرابت داری ہے ہی نہیں، تو اس سے انہوں نے جو ذکر کیا ہے سے فرق اور جدا ہوجاتا ہے۔

دیکھیں المغنی لابن قدامہ المقدسی (98/7)۔

تو اس بنا پر آپ کی بیوی کے والد کی بیوی (جو آپ کی بیوی کی والدہ نہیں) آپ کی محرمات میں شامل نہیں ہوگی، بلکہ وہ آپ کے لیے اجنبیہ ہے آپ اس سے مصافحہ نہیں کر سکتے اور نہ ہی آپ کے لیے اس سے خلوت اور اس کے ساتھ سفر کرنا جائز ہے۔

واللہ اعلم.